کتابوں پر نقد و نظر

۱ ۔ احرار اور مسلم لیگ کا اتحاد و اتفاق تاریخ کے آئینہ میں، ص ۴۸ ، قیمت ۱۰ روپے

۲ ۔ نقد سخن ، ص ۸۰ ، قیمت ۱۰ روپے

۳ ۔ لمعات حق ، ص ۱٦ ، قیمت ۲ روپے

یہ تینوں کتابچے جناب محمد رفیق اختر کے مرتب کردہ ھیں جو برصغیر کی جدوجہد آزادی اور یہاں کے مسلمانوں کی دینی اور تہذیبی تاریخ کے ایک نوجوان طالب علم ھیں ۔ ھماری جدوجہد آزادی کی تاریخ کے بہت سے پہلوؤں پر وقیع کام ھوا ہے اور پاکستان و ھندوستان کے مسلم اور غیر مسلم اھل قلم نے سلطنت مغلیہ کے زوال سے لے کر ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان تک کی طویل اور بھرپور جدوجہد استقلال پر طرح طرح سے روشنی ڈالی ہے ۔ لیکن اب بھی ھزار بادہ ناسفتہ در رگ تاکست کے بموجب کارمغان اپنے پایان و انجام کو نہیں پہنچا ۔

جدوجہد آزادی کی نقیب اور قائد دو اھم جماعتیں بلاشبہ مسلم لیگ اور کانگریس تھیں جن میں اول الذکر مسلمانان ھند اور دوسری ھندوؤں کی نما ئندہ تھی ۔ لیکن ان دونوں کے پہلو بہ پہلو ایسی بہت سی دوسری تنظیمیں بھی تھیں جنھوں نے علاقائی ، مذھبی ، تمدنی یا ثقافتی سطح پر اس جہاد آزادی میں حصہ لیا ۔

جس طرح طلوع آفتاب کے بعد ستارے مدھم اور تاریک ہو جاتے ھیں اسی طرح مسلم لیگ کی زبردست کامیابی اور مسلمانان ھند کی طرف سے اس کی قیادت پر بے مثال اعتماد نے دوسری چھوٹی چھوٹی جماعتوں اور تحریکوں کو ایک طویل عرصہ تک مؤرخین اور طلبۂ تاریخ کی نظروں سے اوجھل رکھا ۔ اب ادھر گذشتہ چند سالوں سے ھمارے مورخین نے اس طرف توجہ دینا شروع کی ہے۔ توقع ہے کہ اس توجہ کے نتیجہ میں جملہ حقداروں کو ان کا حق ملے گا اور جس کا جس قدر کام ہے اس کا اس کے مطابق اعتراف کرنے میں تاریخ بخل سے کام نہیں لے گی ۔ اس پس منظر میں جناب رفیق اختر صاحب کی اس کاوش کو دلچسپی کی نظر سے دیکھا جانا چاھیئے ۔ ان کو مجلس احرار اور اس کے جلیل القدر قائد مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری سے بڑی عقیدت ہے۔ انہوں نے بڑے جذبہ اور جوش اخلاص و عقیدت سے احرار کی سیاسی تاریخ مرتب کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔

پہلے کتابچہ میں ۱۹۳۶ء کے اس دور کے حالات کی ایک جھلک دکھائی گئی ہے جب احرار اور مسلم لیگ میں اتحاد اور تعاون کی ایک شکل پیدا ھوئی تھی ۔ اگر یہ اتحاد باقی رھتا تو مسلمانان برصغیر کے لئے بہتر ھی ھوتا ۔ مصنف کے بقول مسلم لیگ کے ٹوڈی عناصر اس اتحاد کو ناپسند کرتے تھے اس لئے یہ تعاون زیادہ عرصہ نہ رہ سکا ۔ اس باب میں فریقین کے حامی مؤلفین کے ھاں مختلف بیانات ملتے ھیں ۔ مصنف نے دونوں بیان نقل کر دیئے ھیں لیکن ان کے مابین تاریخی محاکمہ نہیں کیا ۔ البتہ ان کا واضح میلان احراری مولفین کے نقطۂ نظر کی طرف ہے۔

دوسرا کتابچہ نقد سخن مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کے بارہ میں

برصغیر کے مشاهیر علم و ادب کے تاثرات پر مشتمل ہے۔ اس میں بتیس تاثرات جمع کیے گئے هیں جنمیں بهت سے ممتاز اهل علم کی تحریریں بھی شامل هیں ۔ یہ تحریریں دراصل مصنف کے رفیق کار جناب زاهد منیر عامر کی تصنیف ,, سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور پاکستان " کے بارے میں ان اهل قلم کے تاثرات سے عبارت هیں ۔ مصنف نے اس کتاب میں ان سب تحریروں کو یکجا کر دیا ہے۔ لیکن مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی همہ گیر اور بھر پور شخصیت کا حق ان متفرق اور منتشر تحریروں سے ادا نهیں هو سکتا ۔ ان کی بے پایاں جدوجهد ، ان کا بے مثال استقلال ان کی بے نظیر خطابت ، ان کا هر دم رواں جوش تبلیغ ، قادیانیت کے ناسور کے خلاف ان کی پیهم مساعی اور ان کی سادگی اور تواضع ، ان میں سے هر پهلو ایک باقاعدہ تصنیف کا متقاضی ہے۔ بالخصوص ختم نبوت کے دفاع میں ان کی مجاهدانہ سرگرمیوں کے بارہ میں ایک بھرپور کتاب مرتب کرنے کی ضرورت ہے جنهوں نے ان کو یہ مقام عطا کیا کہ چودھویں صدی هجری کے برصغیر کے امیر المومنین فی الحدیث علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری نے خود بنفس نفیس ان کے هاتھ پر بیعت کی اور اپنے شاگردوں کو بھی اس کا حکم دیا ۔

تیسرا کتابچہ ,, لمعات حق " مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کے فرزند اور جانشین سید ابو معاویہ ابوذر بخاری کی ایک تقریر پر مشتمل ہے جس کو فاضل مرتب نے شائع کر دیا ہے۔

تینوں کتابچے عمدہ کاغذ پر اچھی کتابت کے ساتھ شائع هوئے هیں اور بخاری اکیڈمی ، چوبارہ روڈ ، لیہ اور مکتبہ معاویہ ۲۳۲ کوٹ تغلق شاہ ، ملتان سے دستیاب هو سکتے هیں ۔ قیمتیں بھی زیادہ نهیں هیں ۔

(محمود احمد غازی)